سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ کسرِ صلیب جانکاہ دعاؤں پر موقوف ہے

ہمارا بڑا چارہ دعا ہی ہے۔ دُعا اِس باطل کو ہلاک کر دیگی

"اگرچہ یہ سچی بات ہے کہ جب سے عیسائیوں کا قدم آیا ہے مسلمانوں نے اپنی طرف سے کمی نہیں کی اور کسی نہ کسی حد تک اس کا مقابلہ کرتے رہے ہیں اور کتابیں اور رسالے لکھتے رہے ہیں لیکن باوجود اس کے بھی ان کی عت بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ اب انتیس لاکھ کے قریب مرتد ہوچکے ہیں اس لئے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ کسرِ صلیب جانکاہ دعاؤں پر موقوف ہے۔ دعا میں ایسی قوت ہے کہ جیسے آسمان صاف ہو اور لوگ تضرع و ابتہال کے ساتھ دعا کریں تو آسمان پر بدلیاں سی نمودار ہو جاتی ہیں اور بارش ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح میں خوب جانتا ہوں کہ دعا اس باطل کو ہلاک کر دے گی۔ اور لوگوں کو تو غرض نہیں ہے کہ وہ دین کیلئے دعا کریں مگر میرے نزدیک بڑا چارہ دُعا ہی ہے اور یہ بڑا خطرناک جنگ ہے جس میں جان جانے کا بھی خطرہ ہے ؎

اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں ٭ جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

پھر ان دعاؤں کے لئے گوشہ نشینی کی بڑی ضرورت ہے۔ کئی دفعہ یہ بھی خیال آیا ہے کہ باغ میں کوئی الگ مکان دعاؤں کے واسطے بنالیں" ٭ (ملفوظات جلد ششم صہ ۳۲۶ و صہ ۳۲۷)

عشرۂ تحریک جدید

ربوہ میں یکم مئی سے ۱۰ مئی تک عشرۂ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید صدر صاحبان محلہ جات اور زعما خدام الاحمدیہ خدمت میں درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں اور حسب ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (۱) نئے وعدہ جات حاصل کئے جائیں (۲) وعدہ جات کی نقد وصولی کا انتظام کیا جائے (۳) حلقہ جات میں جلسے کرکے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے مطالبات بالخصوص سادہ زندگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مربیان سلسلہ کیلئے ضروری اطلاع

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سالانہ امتحان برائے مربیان کے لئے ۱۰ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اب یہ امتحان ۱۰ مئی کی بجائے ۷ جون بروز اتوار ہوگا۔ یہ تبدیلی اس لئے کی گئی ہے تاکہ مربی صاحبان پورے طور پر تیاری کر سکیں یاد رہے "آئینہ کمالات اسلام" (حصہ اردو) اور "الوصیت" ہر دو کتب بطور نصاب مقرر ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال والوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ــــ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۴ء کو ساڑھے پانچ بجے شام وکالت تبشیر کی طرف سے بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے دس مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال والوداع کی ایک مشترک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کے وکلاء اور متعدد دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔

اس موقعہ پر بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرکے واپس تشریف لانے والے جن مبلغین کرام کو خوش آمدید کہا گیا۔ ان میں مبلغ امریکہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مبلغ ملایا۔ مکرم محمد سعید صاحب انصاری، مبلغ لبنان مکرم نصیر احمد خان صاحب، مبلغ آئیوری کوسٹ مکرم مقبول احمد صاحب قریشی نیز مبلغین سیرالیون مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

انگلستان کی جماعت ہائے احمدیہ نے عید الاضحی کی تقریب اہتمام سے منائی

مسجد لنڈن کی تقریب میں اسلامی ملکوں کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

لنڈن (بذریعہ تار) امام مسجد لنڈن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو جماعت ہائے احمدیہ کے زیر اہتمام انگلستان میں عید الاضحی کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ سب سے بڑا اجتماع مسجد فضل لنڈن میں ہوا۔ جس میں مسلم ممالک کے سفارتی نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ نماز عید مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ عید میں احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ نماز کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں ماحضر پیش کیا گیا۔

گلاسگو میں نماز عید مکرم منصور احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ہڈرزفیلڈ میں بھی نماز عید ادا کی گئی۔ جس میں امامت کے فرائض مکرم کمال الدین صاحب نے ادا کئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰۔ اپریل ۶۴ء

قربانیاں اور اقتصادی مسئلہ

سال رواں کی عید الاضحیہ چند دن ہوئے منائی گئی ہے مگر عید ہر سال آتی ہے اور سال انسانی عمر میں کوئی بڑا عرصہ نہیں ہے۔ عیدیں دونوں ہی بڑی اہم ہیں دونوں ہی مسلماں کو قربانی کا سبق دیتی ہیں تاہم بڑی عید یعنی عید الاضحیہ کا خاص طور پر قربانی سے تعلق ہے اور قربانی ایک مسلمان کے لئے زندگی کا اصول ہے۔ اس لئے اس کا جتنا بھی تذکرہ کیا جائے کم ہے۔

اس زمانہ میں اقتصادیات کا پہلو غالب ہے اور اقوام کی زندگی کی بنیاد اقتصادیات پر آ ٹھہری ہے۔ آمدنی اور خرچ تو ہر زمانہ کا سوال رہا ہے مگر آج اس پہلو نے جو اہمیت اختیار کرلی ہے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ آج سے پہلے لوگ اقتصادیات سے زیادہ اخلاق اور روحانیت پر زور دیتے تھے مگر جوں جوں دنیا کے مادی ترقیات میں قدم مارا ہے زندگی کا سارا بوجھ اقتصادیات پر ڈال دیا گیا ہے۔ اب یہ نہیں پوچھا جاتا کہ کسی ملک کے رہنے والے اخلاق اور روحانیت میں کس درجہ پر ہیں بلکہ دانشمندان اقوام اپنا سارا وقت یہ دیکھنے اور ماپنے تولنے میں صرف کرتے ہیں کہ فلاں قوم کی اقتصادی حالت کیسی ہے کتنا مال وہ ملک باہر بھیجتا ہے اور کتنا درآمد کرتا ہے منصوبہ بندیوں پر کیا خرچ اٹھتا ہے۔ تعلیم پر فوج پر اور دوسرے معاملات پر کتنا کتنا خرچ ہوتا ہے۔ ہر سال بجٹ بنایا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ایسا کرنا بھی ضروری ہے تاہم حقیقت یہ ہے کہ اقتصادیات کا معاملہ اس زمانہ میں مرض کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ہر چیز کی قیمت روپیہ آنے پائیوں میں لگائی جاتی ہے یہانتک کہ بعض لوگ تو نماز روزہ حج اور زکوٰۃ وغیرہ تمام ارکانِ اسلام کی قیمت بھی پیسوں میں لگاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ جو وقت نماز میں خرچ ہوتا ہے وہ کیوں نہ روپیہ پیدا کرنے میں خرچ کیا جائے۔ روزہ حج اور زکوٰۃ تو خیر ہیں خرچ کے کام اس زمانہ کی اقتصادی ذہنیت کا ہی کرشمہ ہے کہ اکثر عقلمند مسلمان اب کہنے لگے ہیں کہ عید الاضحیہ اور حج کے موقع پر جو قربانیاں ہوتی ہیں کیوں نہ ان کا روپیہ قومی کاموں میں صرف کیا جائے۔ اس طرح قوم کو براہ راست اقتصادی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ فرض کیجئے عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایک کروڑ جانور ذبح ہوتا ہے اگر ایک جانور کی قیمت اوسطاً -/۳۰ روپیہ لی جائے تو اس طرح ۳۰ کروڑ روپیہ ہر سال مسلمانوں کا ضائع چلا جاتا ہے۔ کیوں نہ یہ ۳۰ کروڑ روپیہ تعلیم وغیرہ کاموں پر خرچ کیا جائے۔ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے شاید یہ بات بڑی معقول نظر آتی ہے۔

یہ سوال اکثر اٹھایا جاتا ہے۔ زمانہ چونکہ عقل کا ہے اس لئے اس کا جواب بھی معقول ہونا چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کی جانچ پڑتال کی ہے اور اپنے خطبہ میں جو الفضل $\frac{۴}{۶۴}$ ۱۵ میں نقل کیا گیا ہے اس کا نہایت معقول جواب دیا ہے۔ متعلقہ حصہ ہم یاددہانی کے لئے یہاں پھر نقل کرتے ہیں:۔

"تعجب ہے کہ بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کو اسراف قرار دیتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیوں نہ یہی روپیہ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ یہ سوال نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کیا جائے پھر بھی یہ وسوسہ شیطانی ہے اور شیطان بعض اوقات دین کے معاملہ میں اچھی صورت سے بھی وسوسے ڈالتا ہے۔

ایک جگہ ایک بزرگ کی دعوت تھی جب کھانا چُنا گیا تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا اور کھانے سے انکار کردیا۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہا کہ چونکہ اس کھانے کی طرف بہت زیادہ رغبت ہو رہی ہے اس لئے مَیں نے اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ اب گو دعوت قبول کرنا سنّت ہے مگر انہوں نے کہا نفس کی اس قدر رغبت شک ڈالتی ہے کہ ضرور اس کھانے میں کوئی نقص ہے۔ میزبان نے کہا اس میں کوئی نقص تو نہیں یہ حلال مال ہے مگر انہوں نے کہا ضرور کوئی نقص ہوگا۔ تحقیق کی جائے۔ غرض قصائی سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ میرا اونٹ مر گیا تھا میں نے سمجھا بہت نقصان ہوگا اس لئے اسے کاٹ کر بیچ ڈالا۔

تو شیطان بعض اوقات کسی کام کی زیادہ رغبت دلا کر بھی وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ بظاہر تو دین کے راستہ میں مال خرچ کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین زیادہ غریب تھا۔ صحابہ رض کئی کئی وقت تک بھوک کی وجہ سے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھتے تھے مگر باوجود اس غربت و افلاس کے وہ قربانی کرتے تھے تو اب اسلام کی خدمت کے خیال سے قربانی چھوڑنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اسلام اور روحانیت کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ کئی ایک چیزوں کا نام ہے۔ جس طرح آنکھ۔ کان۔ ناک غرضیکہ تمام اعضاء مل کر ایک مکمل اور خوبصورت انسان بنتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ کسی کے تھوڑے تھوڑے کان کاٹ ڈالے جائیں تو کیا ہرج ہے۔ اس کی سماعت میں تو بے شک بہت تھوڑا فرق آئے گا مگر اس کی زینت میں فرق ضرور آ جائے گا۔ پس کسی چیز کو کامل بنانے کے لئے بعض باتیں اس کی زینت کے لئے ہوتی ہیں اور یہ قربانی ایسی حکمتوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عید کو کھانے پینے کا دن کہا ہے جو بظاہر اسراف ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ قوموں میں زندگی کا احساس اور امنگ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تحفہ تحائف تقسیم کرنے کے لئے دن مقرر کئے جائیں اور عید کے دن بھی گوشت بانٹا جاتا ہے۔ مگر میں آج کے دن اس قدر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں کہ گوشت کھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ مگر پھر بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ گوشت سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ سکھانا بھی جائز رکھا گیا ہے اس لئے سکھا کر اپنے لئے رکھنا جائز ہے اور غرباء میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے لیکن اگر ضائع بھی ہو جائے تو بھی قربانی ضروری ہے۔ روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابی دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ شاید حضورؐ باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سُننے سے محروم رہ جائیں لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے لیکن نہیں وہ بہت بڑی خدمت کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رض کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا حضورؐ! ابوہریرہ رض تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے آپ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم خدا اسی کے طفیل تمہیں بھی رزق دے رہا ہے تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں آ کر امام کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ بھی گویا عبادت میں ہی ہوتا ہے۔ اصل میں خدا تعالےٰ دیکھتا ہے کہ انسان میری راہ میں کس قدر قربانی کے لئے آمادہ ہے اگر معمولی قربانی کے لئے تیار رہے تو بڑی کے لئے بھی تیار ہو سکے گا۔

اگر تمام بکرے ذبح کرکے گوشت پھینک دیا جائے تو بھی ثواب ہے مگر یہ گوشت غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اگر بچ رہے تو پرندوں کو ڈال دیا جائے جن کا حق قرآن کریم نے بھی رکھا ہے یعنی جانوروں کا۔ پس اگر گوشت پھینک دیا جائے اور کتے اور چیلیں اسے کھا جائیں تو بھی یہ ثواب کا موجب ہے۔

اس قدر فوائد قربانی کے اندر ہیں کہ خواہ اسلام پر کس قدر بھی مصیبت کے دن آئیں تو بھی قربانی جائز اور ضروری ہو گی۔ ہاں اگر انسان پر خود کوئی مصیبت ہو تو وہ نہ کرے لیکن

(باقی صـ۶ـ پر)

حق ترے دل میں آپ بولیگا

آپ اخلاص سے جو دھولے گا
حق ترے دل میں آپ بولے گا

افتراؤں کے مت اٹھا طوفاں
پایۂ عرشِ عظیم ڈولے گا

تا کجا اشتعال انگیزی
تا کجا رس میں زہر گھولے گا

ہاتھوں سے دے رہا ہے جو گانٹھیں
کل تو دانتوں سے ان کو کھولے گا

وہ کہاں باغباں اسے تنویر
کانٹوں پر برگِ گل جو تولے گا

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں نیرّ اسلام کی تابانیاں

مسلمانوں کی حالت، مختلف سکولوں میں اسلامک کلاسز کا اجراء، مسلم ماڈل سکول جاری کرنے کی تجویز

تعمیر مسجد کا پروگرام، احمدیہ عربک سکول کا اجراء، ہزاروں میل کا تبلیغی سفر، شہر BOAKE کے میئر اور کمانڈر سے ملاقات

فرنچ لٹریچر کی پیشکش، جامع مسجد میں کامیاب لیکچر، مختلف ملکوں کے سرکاری مندوبین اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کو تبلیغ

۲۲ افراد کا قبولِ اسلام

تبلیغی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۶۴ء

از مکرم قریشی محمد افضل صاحب انچارج مبلغ آئیوری کوسٹ

مسلمانوں کی حالت

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہدِ خلافت میں افریقن اقوام کو بھی اللہ تعالیٰ نے آزادی کی نعمت سے نوازا۔ اگرچہ حکومت فرانس کا ساٹھ سالہ دور ختم ہو چکا۔ لیکن تاہم ابھی تک ان کے مظالم کی یاد دلوں میں موجود ہے۔ جب کبھی اس مسئلہ پر احباب جماعت سے گفتگو ہوتی ہے کہ آخر وجہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی Settled نہیں ہے۔ تو وہ ایک سرد آہ بھر کر کہتے ہیں کہ آپ کو کیا معلوم کہ فرانس نے بالخصوص اس ملک کے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم ڈھائے ہیں۔ شرفاء اور اہل حیثیت مسلمانوں کے کمسن بچوں کو جبری طور پر فرانس لے جایا جاتا۔ اور کیتھولک سکولوں میں ان کی تعلیم اور رہائش اس طور پر کی جاتی کہ انہیں اپنے ماضی اور خاندانی حالات کا علم تک نہ رہتا۔ ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ ہمارے پریذیڈنٹ صاحب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ عیسائی کو ساتھ لے کر آئے۔ دورانِ گفتگو برسبیل تذکرہ انہوں نے کہا کہ ان کے دادا مسلمان شرفاء میں سے تھے۔ لیکن ان کے والد کو فرانس لے جایا گیا اور وہ عیسائی بنائے گئے۔ لیکن اب ان کا دل عیسائیت کی مشرکانہ تعلیم سے بیزار ہو چکا ہے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ پاکستان سے ایک اسلامک مشن یہاں قائم ہوا۔ تو وہ حالات معلوم کرنے آئے ہیں۔ کوئی دو گھنٹہ تک ان سے اسلام کے بارہ میں بحث ہوئی اور انہیں انجیل سے توحید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بارہ میں پیشگوئیاں بتائی گئیں۔ بعد میں انہوں نے پریذیڈنٹ صاحب کو بتایا کہ زیرِ بحث مسائل میں ان کی تسلی ہو چکی ہے۔ البتہ ہنوز بعض دیگر مسائل باقی ہیں۔ جن کے بعد وہ اسلام قبول کرنے کو تیار ہوں گے۔

احباب جماعت بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کی Unsettled زندگی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ فرنچ حکومت کے دوران میں اچانک فوج گاؤں کا محاصرہ کر کے تمام مضبوط نوجوانوں کو کارِ سرکار کے لئے زبردستی لے جاتے۔ کام کے دوران میں بمشکل قوت لایموت دی جاتی۔ اور کام ختم ہونے پر پیدل میلوں کا سفر کر کے خالی ہاتھ گھروں کو واپس آنا پڑتا۔ فوج کی یہ کارروائی ایسی اچانک ہوتی کہ آرام دہ زندگی نام کو بھی باقی نہ رہی۔ اب آزادی کے بعد یہ مظالم ختم ہو چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو آرام کا سانس نصیب ہونے لگا ہے۔ اور وہ اطمینان و سکون سے شہروں میں آباد ہونے لگے ہیں۔ لیکن تاہم اس ملک میں قوانین کی بڑی سختی ہے۔ ملک کے ہر ایک باشندے کے پاس خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی ایک تعارفی کارڈ ہونا ضروری ہے۔ جو ہر وقت اس کی جیب میں موجود ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کسی وقت بھی پولیس تعارفی کارڈ طلب کر سکتی ہے۔ پھر یہ تعارفی کارڈ ہر سال Renew کروانا ہوتا ہے۔ پولیس اپنے ساتھ سرکاری رسید بکیں اٹھائے پھرتی ہے۔ جہاں کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی۔ انہوں نے فوراً جرمانہ کی رقم معین کی۔ اب یا تو اسی وقت جرمانہ ادا کرو۔ یا پھر قید میں جاؤ۔ ٹریفک کنٹرول والے اسی وقت جرمانہ کر کے رسید کو بے کر ڈرائیور کی کتاب پر اندراج کر دیتے ہیں۔ الغرض بعض ایسے قوانین ہیں کہ برٹش علاقوں میں نہ کبھی سننے میں نہیں آئے۔

دوسری طرف ہمارے مسلمان بھائی حد درجہ جہالت، گمنامی اور قدامت پسندانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بالخصوص علماء نہایت درجہ ضدی، متعصب۔ نمود و نمائش ظاہر پرستی کے علاوہ اصل اسلامی تعلیم سے کوسوں دور واقع ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے قیمتی جبے باوجود سخت گرمی کے دو دو تین تین پہنے ہوئے ہیں۔ سروں پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ روزانہ بیڈ استعمال کرتے ہیں۔ ہاتھوں میں تسبیح پکڑی ہوئی ہو۔ بے شک دوسروں سے محو گفتگو ہوں، لیکن عادتاً تسبیح کے دانے خود بخود چل رہے ہیں۔ ہر ایک عالم کے پاس عوام کو دھوکہ دینے کے لئے الگ الگ انتظامات ہیں۔ قرآنی آیات کو تختی پر لکھ کر اسے دھو کر پانی پلانا، مختلف قسم کے تعویذ دینا۔ صاف شفاف ریت پر ہاتھ کا عکس لے کر علم غیب بتانا۔ آبِ زمزم سے حفظِ قرآن کے لئے خاص دوائی بنانا وغیرہ وغیرہ کیا کیا ڈھکوسلے ہیں، جو انہوں نے رچا رکھے ہیں۔ جس سے خلقِ خدا کو گمراہ کر رہے ہیں۔

یہ وہ حالات ہیں، جن کے درمیان آج سے تین سال قبل مکرم و محترم قریشی مقبول احمد صاحب نے آئیوری کوسٹ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد رکھی۔ اور متواتر دو اڑھائی سال تک نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دے کر کامیاب و کامران واپس لوٹے۔

شروع شروع میں زبان کی مشکل کافی پریشان کن ہوتی ہے۔ کیونکہ آئیوری کوسٹ میں فرنچ زبان ہی رائج ہے۔ لیکن دو چار ماہ کی محنت شاقہ سے اور دنیا کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہزاروں احمدیوں کی غائبانہ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے یہ مشکل آسان کر دی۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عام تبلیغ۔ خطبات۔ طلباء کی کلاسز یہ سب کام بآسانی سرانجام پا رہے ہیں۔

اسلامک کلاسز

اس وقت تین شہروں میں مسلم طلباء کی اسلامک کلاسز کا انتظام ہے۔ ٹیکنیکل کالج آبدجان، نارمل سیکنڈری سکول BABOU ایگریکلچر کالج اور دو سیکنڈری سکول شہر BINGERVILLE میں۔ ان پانچوں جگہ ہفتہ وار اسلامک کلاسز کا انتظام ہے۔ جن میں مسلم طلباء کو عربی۔ تاریخ اسلام اور نماز و دیگر اسلامی مسائل پڑھائے جاتے ہیں۔ کلاس کے اختتام پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جو طلباء کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہے۔ عیسائی طلباء کے لئے تو پادری صاحبان عرصہ دراز سے موجود تھے۔ لیکن مسلم طلباء کے لئے کوئی انتظام نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کمی جماعت احمدیہ کے مبلغین سے پوری کی ہے۔ جس کے لئے مسلم طلباء دعاگو ہیں۔ مزید سکولوں اور کالجوں میں مسلم طلباء کی کلاسز کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس جگہ یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ تعلیم کی ابتدا یہاں سولہویں کلاس سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی جسے پاکستان میں پہلی جماعت کہتے ہیں وہ یہاں سولہویں ہے۔ اسی طرح دوسرے سال پندرھویں پھر چودھویں علیٰ ہٰذا القیاس سولہ سال کی محنت شاقہ کے بعد پہلی کلاس یعنی جماعت پاس کی جاتی ہے۔

یہاں ہفتہ میں دو دن یعنی ہر جمعرات اور ہر اتوار کو سکول میں چھٹی ہوتی ہے۔ پہلے میں یہ سمجھتا رہا کہ جمعرات کا دن مسلمانوں کی نسبت سے رکھا گیا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سارے فرانس بلکہ یورپ کے کئی دیگر ملکوں میں ہر جمعرات کو سکول بند ہوتے ہیں۔ گویا عیسائیوں کے نزدیک بھی جمعرات کا دن قابلِ عزت ہے۔ اساتذہ بالعموم فرنچ ہیں جو بہت محنت سے پڑھاتے ہیں۔ زبان کو صحیح رنگ میں پڑھنے اور الفاظ کی ادائیگی پر خاص زور دیا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اگرچہ وہ آبادی کا پچاس فیصدی ہیں لیکن تعلیم میں صرف ۵ فیصد تھا اور یہ سب کچھ علماء زمانہ کی غلط قیادت کے باعث ہے۔

مسلم ماڈل سکول کی تجویز

اب حال ہی میں احمدیہ جماعت آبدجان نے وزیرِ تعلیم کی خدمت میں درخواست دی ہے کہ انہیں مسلم ماڈل سکول کھولنے کی اجازت دی جائے۔ نیز گورنمنٹ اس بارہ میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مدد کرے۔

تعمیر مسجد کا پروگرام

ابھی تک جمعہ کی نماز احمدیہ دار التبلیغ میں ہی ادا کی جاتی ہے۔ احباب جماعت اور غیر از جماعت دوست باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا کمرہ بمشکل ۲۵-۳۰ احباب کے لئے کافی ہے۔ اس سے زیادہ

لوگ آ نہیں رہے۔ اس لئے فوری طور پر ایک وسیع اور فراخ احمدیہ مسجد کی شدید ضرورت ہے۔ دراصل بہت سارے مسلم بلکہ عیسائی اس خیال کا اظہار کر چکے ہیں کہ آپ مسجد بنوائیں۔ تو ہم کھلے بندوں نہ صرف خود بلکہ دوسرے دوستوں کو بھی ساتھ لاکر آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے لیکن موجودہ وقت میں آبدجان کی غریب جماعت کے لئے تعمیر کا خیال بھی بعید از قیاس ہے اس لئے اس موقعہ پر تمام احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ خود غیب سے احمدیہ مسجد اور جماعت کی ترقی کا انتظام فرمائے آمین۔

احمدیہ عربک سکول

روزانہ احمدیہ مشن ہاؤس میں مغرب سے عشاء تک طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ سکول بالکل چھوٹے پیمانہ پر ہے تاہم ہمارے اس سکول کی شہرت شہر بھر میں بہت اچھی ہے کیونکہ یسرنا القرآن کے ذریعہ طلبہ تین چار ماہ میں از خود قرآن کریم پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے ہاں کے طالب علم سالہا سال کی محنتِ شاقہ کے بعد بھی از خود پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے۔

تبلیغی سفر

آبدجان کے قرب و جوار میں تو میں اکثر تبلیغی دورے کرتا رہا ہوں چنانچہ اس سلسلہ میں Dabou - Bingerville اور .... Anyama Grand Bassam بہت دفعہ گیا ہوں لیکن اندرون ملک جانے کا موقعہ نہ ملا تھا اس لئے شروع جنوری میں میں نے ملک کے دوسرے بڑے شہر جو کہ ملک کے عین وسط میں ریلوے اور سڑکوں کا بڑا مرکز ہے یعنی BOAKE جانے کا پروگرام بنایا۔

اندرون افریقہ یعنی شمالی علاقوں میں اسلامی تہذیب و تمدن کا غلبہ ہے یہاں آکر یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم پنجاب کے کسی قصبہ میں آگئے ہیں۔ یہاں میں امام مسجد کے ہاں ٹھہرا جو بہت ہی شریف النفس۔ مہمان نواز۔ اور نیک سیرت بزرگ ہیں۔ یہاں کے رواج کے مطابق انہوں نے مجھے سب سے پہلے شہر کے Mayor سے ملاقات کے لئے بھجوایا جو اعلےٰ تعلیم یافتہ عیسائی ہے۔ اس موقعہ پر یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مسلمان بالعموم یہاں جاہل۔ ان پڑھ۔ ضدی اور ہٹ دھرم ہیں اس وجہ سے عیسائی انہیں خاطر میں نہیں لاتے۔ اسے جب اطلاع دی گئی کہ احمدیہ مشنری ملنے کے لئے آیا ہے تو وہ بیچارہ مایوسی دل سے باہر ملاقات کے کمرہ میں آیا۔ میں نے مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بالخصوص مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی

تعلیمی خدمات کا ذکر کیا تو وہ کچھ بشاش نظر آنے لگا۔ اور دلچسپی سے محو گفتگو ہوا۔ بالآخر جب میں نے مقامی مسلمانوں کے تنزل اور اس کی وجوہات بیان کیں تو اتفاق کرتے ہوئے کہنے لگا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آج ایک اچھے مسلمان سے ملنے کا موقع ملا ہے اور آپ یہاں اپنا مشن قائم کریں میں ہر طرح تعاون کروں گا۔ اس موقعہ پر اسلامی اصول کی فلاسفی (فرنچ) پیش کی گئی۔ جو اس نے نہایت خوشی سے قبول کی۔ پڑھنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسے مسلم مشن کی کتاب فرنچ زبان میں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس کے بعد شہر کے کمانڈر سے ملاقات کرائی گئی جو حسن اتفاق سے ایک مسلم دوست مسٹر اسحاق ہیں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی خدمات بالخصوص یورپ و امریکہ میں مراکز اور مساجد کی تعمیر کی بہت تعریف کی۔ انہیں سلسلہ کی بہت سی کتب پیش کی گئیں۔ ان دونوں حضرات کی ملاقات کے بعد میرے ضیف کہنے لگے کہ اب شہر کے چاروں دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں۔ آپ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔ میں نے دوران عرصہ قیام میں شہر بھر میں گھوم گھوم کر انفرادی تبلیغ شروع کر دی۔

جامع مسجد میں کامیاب لیکچر

اپنے مہمان نواز امام مسجد کے ذریعہ بعد نماز عشاء شہر کی جامع مسجد میں تقریر کا انتظام کیا گیا۔ شہر کے معززین بہت شوق سے شامل ہوئے۔ ایک مقامی دوست جو بہت اچھی عربی جانتے ہیں ترجمان مقرر ہوئے اور ڈیڑھ دو گھنٹہ تک جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی شاندار ترقیات بیان کی گئیں۔

تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا یہاں کے رواج کے مطابق تقریر کے دوران میں لوگوں نے پیسے لا لاکر میز پر رکھنے شروع کر دئے اور جلسہ کے اختتام پر خاک رکو پیش کرنے لگے لیکن میں نے کہا کہ آپ اسے مسجد پر خرچ کریں جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

دورہ واگادوگو

دوسرا تبلیغی دورہ آئیوری کوسٹ کے ملحقہ ملک اپر وولٹا کے صدر مقام واگادوگو کا کیا گیا۔ یہ شہر آبدجان سے ۸۰۰ میل پر ہے اور آبدجان سے بذریعہ ریل ملحق ہے۔ اس دورے کا مقصد یہ تھا کہ اپر وولٹا میں اسلام کی ترقی کا جائزہ لیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو بذریعہ خط و کتابت و لٹریچر اور مقامی احباب جماعت کو بھجوا کر تبلیغ کی جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ عین حقائق پر مبنی ہے کیونکہ عام خبروں کے مطابق

یہ سارا ملک عیسائی شمار کیا جاتا ہے لیکن میں نے اس حالیہ سفر میں دیکھا ہے کہ ملحقہ علاقوں سے مسلمان کثیر تعداد میں اپر وولٹا کے شہروں میں آباد ہو رہے ہیں حتیٰ کہ ملک کے دونوں بڑے شہروں میں واگادوگو اور بوبو جولاسو میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت کی ایسی ہوا چلائی ہے کہ از خود اسلام کے اندر ایک نئی زندگی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں اور لیل و نہار کر اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ اس ملک کے مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ امام وقت کو پہچانیں اور الٰہی برکات سے متمتع ہوں۔

انفرادی تبلیغ

آج کل کی ماڈرن حکومت کے بے شمار محکموں اور دفاتر کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یہاں آبدجان جگہ بجگہ حکومت کے دفاتر ہیں۔ میں ان دفاتر میں مختلف طریقوں سے جا جاکر مسلم اور عیسائی کارکنان سے ملاقات۔ تعارف اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرتا رہتا ہوں۔ فرنچ مغربی افریقہ میں آبدجان کو بہت اہمیت حاصل ہے اس لئے آئے دن مختلف قسم کے وفود اور سیمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ میں ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نمائندگان سے ملتا ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی خبر اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کرتا ہوں۔ ابھی حال ہی میں یونیسکو کے ماتحت افریقہ کے چالیس ممالک کے نمائندگان کا یہاں پورا ہفتہ عشرہ تک اجتماع ہوا۔ بعد ازاں انہی ممالک کے وزراء تعلیم کا اجتماع ہوا۔ میں ان دونوں موقعوں پر نیشنل اسمبلی میں جاکر فرداً فرداً نمائندگان سے ملتا رہا ہوں اور مختصراً جماعت کا تعارف کراتا رہا ہوں۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲ احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور انہیں دوسروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

الغرض آہستہ آہستہ اس ملک میں بھی اسلام اور احمدیت کے حق میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے جو ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام ایک مضبوط چٹان کی طرح دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت حاصل کرے گا۔

انشاء اللہ العزیز

درخواست دعا

۱۔ سید محمد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمندری کا ایک کیس عدالت میں چل رہا ہے۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس کیس میں کامیاب و بامراد فرماوے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (محمد حسین گولبازار ربوہ)

۲۔ میری بچی عزیزہ امۃ المبین پندرہ بیس دن سے بخار منہ تے و اسہال بیمار ہے اور بہت لاغر ہو گئی ہے نیز جماعتِ احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک مخلص احمدی نوجوان محمد رمضان دماغی عارضہ سے بیمار رہیں احباب جماعت سے ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قاضی نذر محمد دواخانہ حکیم عبد العزیز چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

برادرم عبد المجید خان مرحوم

از مکرم منظور احمد خان صاحب دار الصدر ربوہ

اللہ تعالیٰ کے کلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے معانی خواہ سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں لیکن اس کی تلاوت سے دلوں کو خاص سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جب انسان کو اس کے معانی پر غور و فکر کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے تو کلام پاک کا جو خاص اثر دل پر ہوتا ہے اس کی کیفیت الفاظ میں بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔

۲۷ فروری ۱۹۶۲ء کی صبح برادرم عبد المجید کی لندن میں اچانک وفات کی خبر لے کر ہم پر طلوع ہوئی یہ خبر نہ تھی بلکہ ایٹم بم تھا جو ہم سب پر اچانک گرا۔ جس نے ہمارے خرمن حیات کو آگ لگا دی۔ ہوش و حواس یکسر مختل ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے کلیجے اس اندوہناک صدمہ سے پھٹ جائیں گے اور ہمارا خون آنکھوں کے رستے بہہ جائے گا کہ اچانک قریب سے کسی دوست کے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھنے کی آواز آئی۔

وبشر الصابرین الذین
اذا اصابتھم مصیبۃ
قالوا انا للہ وانا الیہ
راجعون ۔

جس کے سنتے ہی دل سینوں میں سکینت سے بھر گئے اور

انا للہ وانا الیہ راجعون

کو بار بار پڑھنے لگے اور آنکھوں نے شدید صدمہ کو آنسوؤں کی صورت میں بہانا شروع کر دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو معلوم نہیں ہمارے گھر میں کیا حشر بپا ہو جاتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہی فضل تھا کہ اس نے اس شدت الم میں ہم سب کو اور بالخصوص ہمارے بوڑھے والدین کو صبر قابل تعریف نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

سچائی اور ہمت سے لبریز جذبات جب کسی انسان کے سینے میں ابھرتے ہیں تو وہ ریت کے محل نہیں بلکہ نہایت ہی مضبوط فولادی قلعے ثابت ہوتے ہیں اور مشکلات و مصائب کے پہاڑ ان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے ہیں برادرم عبد المجید نے اپنی ۳۰۔۳۱ سالہ زندگی میں جس پاکیزہ سیرت ہمت و استقلال اور اپنے لئے ترقی کا راستہ تلاش کرنے کا جو عملی نمونہ پیش کیا ہے وہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہر اس احمدی نوجوان کے لئے جسے عزت کی فضاؤں میں ترقی کی جستجو ہے مشعلِ راہ ہے جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے

قبلہ گاہی حضرت والد بزرگوار محمد ظہور خان صاحب بٹیالوی چونکہ اپنا ہی صنعتی کاروبار کرتے تھے مگر تقسیم ملک کے باعث جہاں ہمیں مرکز سے ہجرت کرنی پڑی ساتھ ہی عدم سرمایہ کے باعث کاروبار بھی بالکل بند ہو گیا۔ قوت لایموت کے لئے مجبوراً ہمیں لاہور میں کچھ عرصہ اخبارات کی ایجنسی لے کر کاروانِ زندگی کو چلانا پڑا جس میں عزیز عبد المجید مرحوم جس کی عمر اس وقت کم و بیش ۱۲،۱۳ سال کی ہوگی خصوصیت سے ہاتھ بٹاتا رہا صبح سے شام تک گلیوں اور بازاروں کا چکر لگاتا۔ گرمی اور سردی کا احساس کئے بغیر محنت اور فکر سے اتنی چھوٹی عمر میں اپنے بوڑھے والد اور بڑے بھائی کا ساتھ دیتا پھر اسی قسم کے مخدوش مالی حالات سے ہمیں احمد نگر اور ربوہ میں بھی دوچار ہونا پڑا جس وقت جب کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں تھا اور ہماری رہائش احمد نگر میں تھی۔ عزیزم مرحوم نے کبھی پیدل چل کر اور کبھی سائیکل پر اور کبھی چنیوٹ رہ کر لباس اور کھانے سے بے پرواہ ہو کر بڑی محنت اور توجہ سے پڑھائی کو جاری رکھا۔ ایسے حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کہ کوئی نوجوان بے کار نہ رہے بلکہ اگر ہو سکے تو بیرونی ممالک میں جا کر قسمت آزمائی کرے برادرم مرحوم کے دل میں پاکستان سے باہر جانے کی خواہش نے جنم لیا اور بالآخر اس نے آخر اپریل ۱۹۶۱ء میں لندن جانے کی عملی صورت اختیار کر لی

مرحوم نے ۱۹۵۲ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کیا۔ پھر صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت اختیار کر لی۔ ان کی تقرری پہلے بطور ریلیونگ محرر کے ہوئی مختلف دفاتر میں کام کرنے کے بعد نظارت اصلاح و ارشاد میں مستقل طور پر بطور محررِ متعین ہوئے اور انہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے بابرکت وجود اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن کے زیر سایہ کام کرنے کا موقع ملا۔ کچھ تو مرحوم کا اخلاص و محبت سے کام کرنے کا جذبہ اور اس پر حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ اور مکرم باجوہ صاحب جیسے شفیق ناظر اور نائب ناظر جنہوں نے مرحوم کے دل میں ترقی کے لئے کام کرنے کی لگن پیدا کر دی باوجودیکہ دفتر میں سینئر ترین کارکن بھی موجود تھے لیکن حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی نظر التفات عبد المجید پر پڑنے لگی کہ اس نے بہت جلد ان کا اعتماد حاصل کر لیا اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی ذرہ نوازی سے اپنی ذاتی ڈاک کا کام بھی مرحوم کے سپرد کر دیا اور اس طرح آپ کی یہ شفقت بڑھتے بڑھتے محبت کے درجہ تک جا پہنچی اسی اثناء میں افریقہ کے احباب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بنفس نفیس افریقہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ان کے بار بار اصرار پر ازراہ شفقت آپ نے اس دعوت کو منظور فرما لیا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں اپنا پاسپورٹ بنوانے کے لئے عزیز عبد المجید کو مقرر فرمایا اور ساتھ ہی اس کو اپنا پاسپورٹ بنوانے کی نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اس سلسلہ میں امداد بھی فرمائی۔ اپنے ادنیٰ خادم پر ایک بادشاہ کی یہ نوازش!

فالحمد للہ علی ذالک۔

پاسپورٹ تیار ہوئے اڑھائی تین سال کا عرصہ گزر گیا لیکن حضرت میاں صاحب بوجہ صحت کی خرابی اور بعض دیگر حالات کے باعث افریقہ تشریف نہ لے جا سکے لیکن عزیز مرحوم کو پاسپورٹ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت فرما دی۔

اس عرصہ میں اس کی شادی بھی محترم جناب صوبیدار کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کی دختر محترمہ مسرت صاحبہ سے ہو چکی تھی جس کی وجہ سے اس پر دوسری ذمہ داری عاید ہو چکی تھی۔

بالآخر اپنے بعض کرم فرماؤں کے مشورہ اور والدین کی اجازت سے وہ اپنے پاسپورٹ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء کو عازم لندن ہو گیا اور اس طرح اس کی بچپن کی خواہش بروئے کار آ گئی۔ گھریلو حالات کی ناسازگاری کے باوجود یہ سب کچھ کیونکر عمل میں آیا یہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے مگر ؎

ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی ملتی ہے"

اس مسبب الاسباب مولیٰ کریم کے احسانوں سے یہ سب کچھ ہوتا چلا گیا اور برادرم عزیز لندن جا پہنچا اور پھر اپنے چھوٹے بھائی اور اپنی اہلیہ کو بھی لندن بلوایا۔

عبد المجید اب لندن میں تھا جو مادی دنیا کا مسکن ہے جس کی رنگینیوں میں نوجوانوں کا کھو جانا معمولی سی بات ہے مگر عبد المجید خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی پورا پورا فرض شناس ثابت ہوا۔ اس نے بحیثیت احمدی نوجوان ہونے کے اپنے اس عہد کو جو سلسلہ کی طرف سے اس پر عاید ہوتا تھا کبھی فراموش نہیں کیا وہ سمجھتا تھا کہ اس عہد پر نہ صرف قائم رہنا بلکہ اس پر ملتا ہوا اس کا حقیقی مقصد حیات ہے وہ قوت لایموت کی خاطر ایک فرم سے دوسری فرم میں مزدوری کرتا رہا۔ وہاں کی مزدوری پاکستانی مزدوری سے کہیں مختلف ہے یہاں ایک مزدور گھنٹہ گھنٹہ حقہ نوشی پر ضائع کر دیتا ہے یا معمولہ فرائض میں کوتاہی سے دریغ نہیں کرتا مگر وہاں مزدور کو مسلسل آٹھ گھنٹے محنت شاقہ سے کام کرنا پڑتا ہے اس تمام محنت کوشی کے باوجود اسلام و احمدیت کا یہ پروانہ جہاں بھی کام کرتا اپنے نئے حلقۂ احباب و دوستی میں پیغام حق پہنچانے سے دریغ نہ کرتا اپنے اسی جذبہ کے باعث اس نے لندن پہنچتے ہی جہاں اپنا تعلق امام صاحب مسجد احمدیہ لندن سے قائم کیا وہاں مڈل سیکس کے احباب جماعت سے بھی اپنے تعلقات کو اس قدر وسعت دی کہ پہلے وہاں سیکرٹری اصلاح و ارشاد منتخب ہوا اور پھر سیکرٹری مال کا اہم عہدہ اس کے سپرد ہوا جس کے لئے زیادہ سے زیادہ اوقات کی قربانی ضروری تھی مگر مرحوم مرتے دم تک اسے حسن خوش اسلوبی سے نبھاتا رہا وہ جماعت احمدیہ مڈل سیکس کے درج ذیل ریزولیوشن سے جو اس کی وفات پر جماعت نے پاس کیا واضح ہے کہ مرحوم دیار غیر میں بھی سلسلہ کی خدمت کو اپنے ہر کام پر مقدم سمجھتا تھا۔

"جماعت احمدیہ مڈل سیکس کا یہ اجلاس ہمارے نہایت مخلص جوان سال بھائی مکرم عبد المجید صاحب کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے مرحوم کی جماعتی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ایک لمبے عرصے سے مرحوم اپنی جملہ ذمہ داریوں اور مصروفیتوں کے باوجود بطریق احسن سرانجام دیتے رہے تھے یہ صدمہ انفرادی ہی نہیں بلکہ اس کا اثر تمام جماعت میں مجموعی طور پر محسوس کیا جا رہا ہے مرحوم نے اپنی فطری نیکی اور اخلاق حمیدہ کی وجہ سے اکثر دوستوں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا دینی خدمات کی وجہ سے مرحوم کو بزرگان سلسلہ اور جماعت کی نگاہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ جماعت ہذا کے شعبہ مالی کی خدمات کافی عرصہ سے مرحوم کے سپرد تھیں انھوں نے تادم آخر نہایت اخلاص اور قربانی سے نبھایا اور اسی حالت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی . . . . "

[اقتباس از خط جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مڈل سیکس۔ لندن
۶۲-۳-۱۳]

(باقی)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے ۳۰۰ روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ
دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔
اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

		روپے	پیسے
۲۳۲	مکرم شیخ حمید احمد صاحب رشید گلبرگ لاہور منجانب والد شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم گلگتی	۳۰۰	۰۰
۲۳۳	مکرم سردار محمد صاحب پروپرائٹر خوال پبلشرز جامن روڈ نیول	۳۰۰	۰۰
۲۳۴	محترمہ جمیلہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد مسعود احمد صاحب عزیز آباد کراچی	۳۰۰	۰۰
۲۳۵	محترمہ محمودی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دارالرحمت شرقی ربوہ	۳۱۰	۰۰
۲۳۶	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شاہ پور صدر ضلع سرگودھا	۳۰۰	۰۰
۲۳۷	مکرم عبدالمنان صاحب راشدی سیالکوٹ منجانب والدہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ	۳۰۰	۰۰
۲۳۸	محترمہ ڈاکٹر نذیرہ صالحہ صاحبہ بنت چوہدری عبدالرشید صاحب آرڈیننس آفیسر لاچھاؤنی نوروٹی	۳۰۰	۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں ہفتہ تجنید

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں یکم مئی ۱۹۶۴ء سے ۷ مئی ۱۹۶۴ء تک ہفتہ تجنید منایا جائے گا۔ قائدین و نگران مجالس کوشش کریں۔ اس ہفتہ میں ہر مجلس کے پاس اس کا تجنید رجسٹر برائے خدام و اطفال مکمل ہو۔ تمام خدام سے تجنید فارم پر کروا کر خاکسار کو بھجوا دیئے جائیں تاکہ مرکز کو ارسال کر دیئے جا سکیں۔ اسی طرح اطفال کی بھی ایک مکمل لسٹ تیار کرکے بھجوائی جائے۔ تجنید فارم ضرورت کے مطابق خاکسار سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۲ اپریل کو مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ایم۔اے کی تقریب رخصتانہ بمقام کوٹ فتح خاں ضلع کیمل پور عمل میں آئی۔ مکرم اشرف صاحب (جو کہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے بھتیجے ہیں) کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ پڑھا گیا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب میں بہت سے معززین نے شرکت فرمائی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ اور بارات بمقام جوڑا ضلع لاہور واپس روانہ ہوئی۔
احباب جماعت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار قاضی غلام یحییٰ بمقام کوٹ فتح خاں ضلع کیمل پور)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اگر توفیق ہو تو ضروری ہے۔
کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص ۳۶۰ دن گوشت کھاتا ہے یا کھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اسے اسلام کی حالت اور غربت اور خدمت دین اور اسی روپیہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوتا لیکن جب ایک دن خدا کے لئے اسے کھانا پڑتا ہے تو اسے دین کے راستہ میں خرچ کرنے کا خیال آتا ہے جب اپنی خواہش سے کھاتا تھا اس وقت تو اسلام کی مصیبت بھولے ہوئے تھا لیکن خدا کے حکم سے کھانا پڑا تو خدمت اسلام یاد آ گئی جب اپنا نفس کہتا ہے کہ گوشت کھاؤ تو یہ ضرور کھاتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے تو کہتا ہے یہ اسراف ہے اسے کس طرح نیک خیال کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً یہ وسوسہ شیطانی ہے۔
پس جس کو توفیق ہو وہ قربانی ضرور کرے اور لوگ عید کے دن کھائیں پئیں تاکہ ان کے دلوں سے مایوسیاں دور ہوں اور امنگیں پیدا ہوں۔ اور خیال ہو کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے کھانے پینے کے دن بھی مقرر کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عید کی حقیقت کو سمجھیں اور ہمیں ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں یہ عید حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار کے طور پر مقرر کی گئی۔"
(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء صفحہ ۴)

قیادت اصلاح وارشاد اور انصار اللہ

جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد اصلاح وارشاد ہے۔ اس عظیم مقصد کے لئے عظیم جدوجہد اگرچہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ لیکن وہ بزرگ دوست جو انصار اللہ کے رکن ہیں ان پر یہ ذمہ داری بہت زیادہ ہے کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ممکن سعی کریں۔ انفرادی ملاقاتوں۔ ضروری لٹریچر کی تقسیم واشاعت کے علاوہ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کے لئے قیادت اصلاح وارشاد کے پروگرام کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک ہفتہ اس بلند و اعلیٰ مقصد کے لئے وقف کرے۔ اور اس عرصہ میں مناسب جدوجہد کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ بھی اصلاح وارشاد کے کام میں عظیم الشان کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرتے رہیں۔
(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

زعیم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سمن آباد لائل پور نے اطلاع دی ہے کہ ان کے حلقہ کی رسید بک خدام الاحمدیہ نمبر ۳۳۱۶ جو کہ رسید نمبر ۱ تا ۳۳ متعلقہ ہے گم ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ تا اطلاع ثانی اس رسید بک پر کوئی وصولی یا ادائیگی نہ کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

۲۲ مئی کو یاد رکھیں

احمدی والدین سے گزارش ہے کہ وہ کوشش کریں کہ ان کے سب بچے اطفال الاحمدیہ کے امتحانات تاریخ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال میں شامل ہوں جو ۲۲ مئی کو ہوں گے۔ ان امتحانات میں شامل ہونے والے بچے علمی، عملی اور اخلاقی لحاظ سے ترقی کرکے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا چھوٹا لڑکا عزیزم احسان اللہ امسال بی۔اے سال دوم کا امتحان دے رہا ہے اور یہ امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے بچے کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خادم عبداللہ گیلانی احمدی دفتر الفضل ربوہ

(۲) مکرم مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ کی خوشدامن مکرمہ عظیم بی بی صاحبہ چک ۹۴ شمالی ضلع سرگودھا آج کل اپنی جائداد کے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کو مقدمہ میں کامیابی عطا فرما کر جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

(۳) خاکسار کے لڑکے عزیزم مبشر احمد محمود کا بائیں ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز مکرم عبدالرحمن صاحب راحت لاہور کی اہلیہ کا بھی اپریشن ہوا ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ محمد عاشق احمدی پتوکی

(۴) میرا لڑکا عبدالواسع ملک عمر ۲½ سال بہت دیر سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت دے اور خادم دین بنائے آمین۔ عبدالباسط ملک لاہور

(۵) میری اکلوتی بھانجی ناہید ضیا، عمر تین سال دو ہفتہ سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے خسرہ کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نعیم رحمٰن ۶۰۹ لے پیپلز کالونی لائل پور

(۶) بشیر احمد صاحب ولد غلام رسول صاحب رجوعہ ضلع گجرات بعض گھریلو مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور گھر کے سب افراد کے احمدیت قبول کرنے کے لئے تمام مخلصین جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ رشید احمد سلیم معلم وقف جدید

ضرورت ایس وی استانی

ایک نئے احمدیہ مڈل سکول کے لئے ایک ایس وی استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سرکاری شرح کے مطابق۔ رہائش کا انتظام بذمہ جماعت۔ خواہشمند استانی صاحبہ ایک ہفتہ کے اندر درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال فرما دیں۔ ریٹائرڈ ایس وی معلمہ بھی درخواست بھیج سکتی ہیں۔ (ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ امریکہ کے صدر جانسن نے کہا ہے کہ روس نے بین الاقوامی مسائل میں مندرجہ ذیل معقول رویہ اختیار کر لیا ہے جس کے پیش نظر روس اور امریکہ کے تعلقات خوشگوار ہو جانے کی توقع پیدا ہو گئی ہے امریکہ خلوص سے کوشش کر رہا ہے کہ دونوں ملکوں کے اختلافات دور ہو جائیں اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے لئے ایسی بنیاد مل جائے جس سے بین الاقوامی کشیدگی ختم ہو جائے یہ بات صدر جانسن نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی اس پریس کانفرنس میں امریکہ کے سابق صدر ٹرومین بھی موجود تھے۔

●— کوالالمپور ۲۸ اپریل۔ انتخابات میں ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن کی الائنس پارٹی کی شاندار کامیابی کے بعد مبصروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ تنکو عبدالرحمن انڈونیشیا کے خلاف اپنی پالیسی زیادہ سخت کر دیں گے۔ تنکو عبدالرحمن نے یہ انتخاب ملائشیا اور انڈونیشیا کی مخالفت کی بنیاد پر جیتا ہے۔ ان کی پارلیمنٹ کی ۱۵۹ نشستوں میں سے ۱۰۴ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

تنکو عبدالرحمن نے انتخاب میں کامیاب ہونے کے بعد کہا ہے کہ ہم انڈونیشیا کے گوریلوں کو ملائشیا سے نکال کر دم لیں گے دہشت پسندوں کو ملائشیا میں تخریبی کارروائیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

انھوں نے انتخاب سے قبل بھی کہا تھا کہ نئی حکومت وفاقی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرے گی جس کا مقصد یہ ہوگا کہ انڈونیشیا اور اس کے ان حامیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے جو بورنیو میں ملائشیا اور برطانیہ کی فوجوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

●— جکارتہ ۲۸ اپریل۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے کہا ہے کہ اگر تنکو عبدالرحمن ملائشیا کا بحران بات چیت کے ذریعہ طے کرنا نہیں چاہتے تو ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا ملائشیا کا پر امن حل چاہتا ہے لیکن اگر تنکو عبدالرحمن نے ہمارے خلاف طاقت استعمال کی تو ملائشیا کو کچل دیا جائے گا۔

●— نکوسیا ۲۸ اپریل۔ چار انجن والے ایک جیٹ طیارے کو ڈیرو کے ہوائی اڈہ سے اڑایا گیا اور پھر اسے جان بوجھ کر ایک پہاڑ سے ٹکرا دیا گیا۔ طیارے میں کوئی پائلٹ یا مسافر سوار نہیں تھا اور اسے ریڈیو کے ذریعے کنٹرول کیا گیا تھا اس تجربے کا مقصد حادثے کے اثرات کا جائزہ لینا تھا

یہ تجربہ نیشنل ہوا بازی ایجنسی کے زیر اہتمام کیا گیا تھا۔ طیارے میں پیمائش کے آلات اور چند پتلے رکھے گئے تھے

اگرچہ طیارے کی رفتار صرف ۱۳۰ میل فی گھنٹہ تھی لیکن طیارے کے ٹکرانے سے جو دھماکہ ہوا ہے اس کی شدت کہیں زیادہ تھی تجربے کے نگران افسروں کا خیال ہے کہ طیارے میں جو قیمتی آلات نصب کئے گئے تھے۔ ممکن ہے وہ بالکل تباہ ہو گئے ہوں اور ان آلات سے جو معلومات حاصل کرنی تھیں وہ حاصل نہ ہو سکیں

●— عدن: ۲۸ اپریل جمہوریہ یمن کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ بدھ اور جمعرات کو برطانیہ کے جنگی طیاروں نے پھر دبیب پر پروازیں کی ہیں۔ ریڈیو صنعا کی اطلاع کے مطابق یمن نے برطانوی طیاروں کی غیر قانونی پروازوں کے بارے میں اقوام متحدہ کو اطلاع دے دی ہے

عدن میں برطانوی حکام نے یمن کے اس نشریہ پر مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے دریں اثنا متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبار الاہرام نے برطانیہ کی یمن کے خلاف جارحیت کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ برطانیہ نے جنوبی عرب وفاق کو عربوں کے مفادات کے خلاف استعمال کرنے کے لئے قائم کیا ہے

اخبار نے لکھا ہے کہ مشرق وسطےٰ سے برطانیہ کو نکالنے میں تمام عرب ممالک اجتماعی اقدام سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

●— لندن ۲۸ اپریل۔ برطانوی لیبر پارٹی کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پارٹی کے قائد مسٹر ہیرلڈ ولسن بہت جلد روس کے دورہ پر ماسکو روانہ ہو جائیں گے مسٹر پی گورڈن واکر بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

●— لندن ۲۸ اپریل۔ برطانوی ماہرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ بحر منجمد شمالی کے نیچے قدرتی گیس اور تیل کے وافر ذخائر موجود ہیں

●— لندن ۲۸ اپریل۔ برطانیہ کی حکومت نے ان اداروں کے کارناموں کی تفصیل شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جنہوں نے دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں فرانس اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں بغاوت اور نازیوں کی مخالفت کی تحریکوں کی امداد کی تھی۔

●— لندن ۲۸ اپریل۔ لندن سے سٹاک ہالم کی پرواز کے دوران طیارے سے ایک بکس پراسرار طور پر لاپتہ ہو گیا ہے اس میں دو ہزار پونڈ کی مالیت کا سونا تھا۔ لندن اور سٹاک ہالم پولیس نے اس پراسرار چوری کی تحقیقات شروع کر دی ہے لیکن ابھی تک ملزم کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

تقریب شادی

مورخہ $\frac{4}{64}$ ۵ کو میرے بھتیجے چوہدری سعید احمد ابن صوبیدار مظفر الٰہی خان صاحب مرحوم کی برات کھاریاں سے منڈی بہاؤالدین پہنچی۔ سید منظر حسین صاحب (صحابی) برات کو دوپہر کے کھانے کے بعد گاڑی پر الوداع فرمایا اس موقعہ پر بہت سے احمدی اور غیر احمدی معززین نے شرکت کی۔

دوسرے دن ہمشیرہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ صوبیدار مظفر خاں صاحب نے کھاریاں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ نیز اس شادی کی خوشی میں دس روپے ساجد فنڈ تحریک جدید میں دیئے اور ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کرایا۔ درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مجھے ایک جلدی بیماری "باربی سائیکوسس" کی تکلیف ہے نیز جون میں میرا ایم اے ہسٹری کا فائنل امتحان ہو رہا ہے احباب سے بندہ کی شفایابی اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد اختر۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

نئی دہلی میں عبداللہ نہرو ملاقات آج ہو رہی ہے

شیخ عبداللہ کو نیم خودمختار کشمیر کا وزیر اعظم بننے کی پیشکش کی جائے گی

نئی دہلی ۲۹ اپریل۔ کشمیر کے سترہ سالہ دیرینہ تنازعہ کے متعلق شیخ محمد عبداللہ وزیراعظم پنڈت نہرو اور دیگر بھارتی و کشمیری زعماء کے درمیان آج سے نئی دہلی میں مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔ شیر کشمیر آج صبح سری نگر سے بذریعہ طیارہ نئی دہلی پہنچ رہے ہیں۔ ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ مذاکرات میں فریقین کیا رویہ اختیار کریں گے۔ لیکن نئی دہلی کے انتہائی باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارتی حکومت نے "آخری اور حتمی رعایت" کے طور پر شیخ محمد عبداللہ کو داخلی طور پر خودمختار مقبوضہ کشمیر کی وزارتِ عظمیٰ کی پیشکش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ پنڈت نہرو شیخ محمد عبداللہ کے سامنے مقبوضہ کشمیر کی داخلی خودمختاری کا منصوبہ پیش کریں گے اور انہیں نیم خودمختار مقبوضہ ریاست کا وزیر اعظم بننے کی پیشکش کریں گے۔ اس کے بدلے میں شیخ محمد عبداللہ سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ بھارت کی غیر مشروط وفاداری کا اعلان کریں اور اس امر کا یقین دلائیں کہ مقبوضہ ریاست کو بھارت کے کنٹرول میں رکھنے کے لئے کام کریں گے۔

دریں اثنا بھارت کے سرکاری حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر شیخ محمد عبداللہ نے پنڈت نہرو کی یہ تجویز ماننے سے انکار کر دیا تو ان کو جلاوطن یا گرفتار کرنے کی دھمکی دی جائے گی۔ ادھر سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ بھارتی حکومت کے سامنے نیم خودمختار کشمیر کا منصوبہ امریکی حکومت نے پیش کیا ہے تاکہ کشمیری عوام کو داخلی خودمختاری دے کر ریاست کو چین کے خلاف محاذ جنگ بنایا جا سکے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی خودمختاری کے منصوبہ کا خاکہ بھارتی وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری نے تیار کیا ہے اور انہوں نے گذشتہ ہفتے کانگرس کے صدر مسٹر کامراج کو اس سے مطلع کر دیا تھا۔ اس منصوبہ کے مطابق مقبوضہ کشمیر دفاع کرنسی خارجہ امور اور مواصلات کے سوا باقی تمام امور میں خودمختار رہے گا اور مذکورہ محکمے براہ راست بھارتی حکومت کے کنٹرول میں رہیں گے۔

شیخ محمد عبداللہ گیارہ سال کی قید کے بعد پہلی دفعہ نئی دہلی جا رہے ہیں۔ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر فاروق عبداللہ۔ داماد مسٹر جی۔ ایم شاہ اور قریبی ساتھی مرزا افضل بیگ بھی ان کے ہمراہ ہوں گے مولانا محمد سعید مسعودی بھی بات چیت میں شریک ہوں گے پرسوں وہ سری نگر سے بذریعہ کار نئی دہلی روانہ ہو گئے تاکہ شیخ عبداللہ کی آمد سے چند گھنٹے قبل وہاں پہنچ جائیں۔ یاد رہے شیخ محمد عبداللہ کو مرزا افضل بیگ اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ۸ اپریل کو جموں جیل سے رہا کیا گیا تھا۔

دریں اثنا بھارت کے وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ اور پنڈت نہرو کی بات چیت زیادہ سے زیادہ چار دن جاری رہے گی۔

وزارتِ خارجہ کے دفاتر اسلام آباد میں

لاہور ۲۹ اپریل معلوم ہوا ہے کہ وزارتِ خارجہ کے دفاتر کراچی سے اسلام آباد اگلے سال جون تک منتقل ہو جائیں گے۔ اسلام آباد میں وزارتِ خارجہ کے دفاتر کی تعمیر کا کام اس وقت تک مکمل ہو جائے گا۔

کلکتہ میں پاکستان کے سفارتی عملہ کے نقصانات کا معاوضہ طلب کر لیا گیا

کراچی ۲۹ اپریل۔ کلکتہ کے حالیہ مسلم کش فسادات کے دوران کلکتہ میں پاکستان ڈپٹی ہائی کمشن کے عملہ کے کوارٹروں میں لوٹ کھسوٹ سے جو نقصان ہوا تھا حکومتِ پاکستان نے بھارت سے اس کا معاوضہ طلب کیا ہے گذشتہ ماہ جنوری میں ہندو غنڈوں نے پاکستان کے سفارتی عملہ کے سٹاف کوارٹروں پر حملہ کر دیا تھا اور کوارٹروں کو آگ لگا دی تھی غنڈے عملہ کی ذاتی املاک، زیورات، نقد رقوم اور قرآن مجید کے نسخے اٹھا کر لے گئے تھے۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اس ضمن میں حکومت بھارت کی طرف سے پاکستان کو ابھی تک کوئی جواب وصول نہیں ہوا دہلی میں پاکستان کے ہائی کمشنر نے اس ماہ کے اوائل میں بھارتی دفتر خارجہ سے معاوضہ کے لئے مطالبہ کیا تھا۔

مدراس میں مسلمانوں پر حملہ

اٹھارہ افراد زخمی ہو گئے

کراچی ۲۹ اپریل بھارت سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مدراس میں اتوار کے روز ایک فرقہ وارانہ تصادم میں اٹھارہ افراد زخمی ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جن سنگھ نے مشرقی پاکستان میں اقلیتوں پر ہونے والے نام نہاد مظالم کے خلاف احتجاج کے لئے ایک جلوس نکالا۔ یہ جلوس پاکستان اور صدر ایوب کے خلاف نعرے لگاتا ہوا جب ایک مسجد کے قریب پہنچا تو مسلمانوں پر پل پڑا اس تصادم میں اٹھارہ افراد زخمی ہو گئے پولیس نے تیس فسادیوں کو گرفتار کر لیا ہے

شام اور عراق کا فوجی اتحاد کا معاہدہ ختم

دمشق ۲۹ اپریل۔ شام نے عراق کے ساتھ فوجی اتحاد کا معاہدہ منسوخ کر دیا ہے۔ رائٹر نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ معاہدہ گذشتہ سال اکتوبر میں کیا گیا تھا۔

• راولپنڈی ۲۹ اپریل۔ صدر ایوب کل سوات سے واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔ راولپنڈی میں آپ کا خیر مقدم قومی اسمبلی کے قائم مقام سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ مرکزی وزیر قانون مسٹر خورشید احمد اور وزیر صحت الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں نے کیا۔

نئی دہلی میں میرا مشن کامیاب رہے گا" شیخ عبداللہ کا اعلان

بہترین حل وہی ہوگا جو پاکستان اور ہندوستان دونوں کے لئے قابلِ قبول ہوں

سری نگر ۱۹ اپریل۔ شیخ عبداللہ نے سری نگر کی ایک استقبالیہ دعوت میں اپنے دورہ دہلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں پنڈت نہرو اور دوسرے دوستوں کو اس بات پر ہم خیال بنانے کی کوشش کروں گا کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کا وقت آگیا ہے انھوں نے کہا مسئلہ کشمیر کا جو بھی حل تلاش کیا جائے وہ پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے قابل قبول ہونا چاہیئے شیخ صاحب نے توقع ظاہر کی کہ ان کا دہلی کا مشن کامیاب رہے گا۔

استصواب رائے

اس دعوت میں مرزا افضل بیگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی قسمت کے فیصلہ کا حق صرف کشمیریوں کو ہے اور کشمیریوں کے اس حق کو نہ دہلی والوں کے ہاتھ فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ کراچی والوں کے ہاتھ۔ مرزا افضل بیگ نے کل ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر بخشی غلام محمد اس بات کو تسلیم کر لیں کہ کشمیر کا مسئلہ ابھی طے نہیں ہوا ہے تو ان سے ہمارے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ بخشی غلام محمد کو اس مسئلہ پر دیانت داری سے رائے قائم کرنی چاہیئے۔

بھارتی الزامات کی تردید

کراچی ۲۹ اپریل۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون کے ان الزامات پر کہ پاکستان بھارتی ہوائی جہازوں کو گمراہ کرتا ہے اور انھیں غلط راستہ پر چلنے کی ہدایات دیتا ہے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ یہ الزامات قطعاً بے بنیاد اور غلط ہیں اور ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے یاد رہے کہ پاکستان فروری ۱۹۶۴ء کے آخر میں بھی بھارت کے ایسے الزامات کا جواب دے چکا ہے

کشمیریوں کو مسلمانوں کی ہمدردی کی ضرورت ہے

کراچی ۲۹ اپریل۔ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر جناب کے ایچ خورشید نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کو باعزت طور پر آزادی اور اپنے لائحہ عمل کے حصول کے لئے اقوام عالم اور خاص طور پر مسلمانوں کی ہمدردیوں اور حمایت کی ضرورت ہے انھوں نے مسلم اقوام کی لیگ کے سیکرٹری جنرل شیخ سرور کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں اس تنظیم کی طرف سے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

صوبائی بجٹ گیارہ جون کو اسمبلی میں پیش ہوگا

حیدرآباد ۲۹ اپریل۔ صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے انکشاف کیا ہے کہ صوبائی بجٹ گیارہ جون میں صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا وہ یہاں اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے وزیر خزانہ نے بتایا کہ نئے بجٹ میں ترقیاتی کاموں کے لئے دو ارب پندرہ کروڑ روپے مخصوص کئے جائیں گے جب کہ پرانے بجٹ میں اس کام کے لئے ایک ارب اٹھارہ لاکھ روپے رکھے گئے تھے انھوں نے بتایا کہ جب تک پسماندہ علاقے ترقی یافتہ علاقوں کی سطح پر نہیں آجاتے اس وقت تک حکومت ان علاقوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھے گی۔

صدر بن بیلا اور مسٹر خروشیف کی بات چیت

ماسکو ۲۹ اپریل۔ الجزائر کے صدر جناب احمد بن بیلا نے آج روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف سے دونوں ملکوں کے تعلقات مل جل کر کام کرنے اور بین الاقوامی امور سے بات چیت کی۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں تقریب (بقیہ صفحہ اول)

اور مکرم غلام احمد صاحب نسیم شامل تھے۔

نیز اس موقع پر مکرم محمد بشیر صاحب شاد مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی اور مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب کو خوش آمدید کہا گیا۔ یہ چاروں مبلغین کرام اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔

خوش آمدید و الوداع کا مشترک ایڈریس مکرم کمال یوسف صاحب نے پڑھا جس کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مبلغین کرام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

خان صبور خان چین نہیں جائیں گے

راولپنڈی ۲۹ اپریل۔ یوم مئی کی تقریبات میں شرکت کے لئے جو پاکستانی وفد چین جا رہا ہے وہ رکن قومی اسمبلی جناب آفتاب علی بشیر احمد بختیار اور مختار آزاد پر مشتمل ہوگا سابقہ پروگرام کے مطابق پاکستان کے وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان کو ان تقریبات کے لئے چین جانا تھا لیکن اب انھوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴